رجسٹرڈ اے

نمبر ۲۷۶

قال اللہ تعالیٰ وبالنجم ھم یھتدون

النجم لکھنؤ

جلد ۲ | ربیع الاول ۱۳۲۳ھ | نمبر ۲۱

قواعد اخبار

(۱) یہ اخبار مہینے میں چار بار یعنی ہر قمری مہینے کی تاریخ ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے۔

(۲) اس اخبار کی سالانہ قیمت ہندوستان کے لیے مع محصول ڈاک چار روپیہ اور باہر کے لیے چھ شلنگ۔

(۳) بغیر وصول قیمت اخبار جاری نہ ہوگا۔

(۴) نمونہ کا پرچہ ۱؎ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔

(۵) گمشدہ پرچہ تاریخ اشاعت سے دو ہفتے کے اندر طلب فرمانے پر مفت ورنہ قیمت لے کر روانہ کیا جائیگا۔

(۶) طلب جواب خطوط کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۷) جو صاحب پانچ نئے خریدار اس اخبار کے پیدا کرینگے انکے نام اخبار مفت جاری کر دیا جائیگا۔

(۸) جو صاحب پچیس روپیہ عنایت فرمائینگے انکی طرف سے ہمیشہ کے لیے اخبار جاری کیا جائیگا اور ہر سال رسالہ علم الفقہ بھی انکے نام جاری کر دیا جائیگا۔

مقاصد اخبار

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام اور نصیحت مسلمین ہے۔ مسلمانوں کی عقائد و خیالات و عادات و خصائل و عبادات و معاملات کی اصلاح اور اتباع شریعت حقہ محمدیہ کی ترغیب اور خلاف شریعت امور سے روکنا اور انکو بچانا اسی مبارک مقصد کے حاصل کرنے کے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہیں۔ (۱) اہل علم کی رسالت جو کہ مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو۔ (۲) غیر مذاہب کے حملوں سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیت کا ثابت کرنا۔ (۳) بزرگان سلف و ائمہ دین کے حالات اس طرح سے انکا ترجمہ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ سے انشاء اللہ تقریباً سات ہزار صحابہ کے حالات سے مسلمان واقف ہو جائینگے اور بافضل تاریخ طبری کا ترجمہ بھی شائع ہوتا ہے۔ (۴) کچھ حصہ خبروں کا بھی ہر اخبار میں رہیگا اسکے لیے بھی خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے جو اسلامی خبریں اکثر عربی اخبارات سے منتخب ہونگی۔

شرح اُجرت اشتہار

اشتہار دینے والے کو بخوشی معلوم ہو کہ النجم نے بھی اشتہارات کی اشاعت اس سال سے منظور کر لی ہے چونکہ یہ خالص علمی و مذہبی پرچہ ہے لہذا اپنے ناظرین کی نظر میں بہت معزز ہے اور بفضلہ اسکی اشاعت بھی زیادہ تر معزز اور اعلیٰ طبقہ میں ہے لہذا اشتہار دینے کا موقع اچھا ہے اجرت اشتہار بکفایت رکھی جاتی ہے اب اسمیں تخفیف نہ ہوگی۔

(۱) عہ سے کم اجرت کا اشتہار شائع نہ ہوگا۔

(۲) اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۲ر۔

(۳) ضمیمہ چار صفحہ یا چار صفحہ سے کم عہ ورنہ ۱۰ فیصدی

(۴) اخبار کے صفحات پر اگر اشتہار چھاپا جائے تو اسکی اجرت نقشہ ذیل میں دیکھو۔

	نصف کالم	ایک کالم	دو کالم	تین کالم
ماہوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

النجم لکھنؤ یوم چہارشنبہ

۷ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ

دعوت اسلام فنڈ

ہفتہ گزشتہ مین ایک صاحب نے ضلع بہرائچ سے ... بذریعہ منی آڈر اس فنڈ کیلئے بھیجے اور اس امر کی تاکید کر دی ہے کہ میرا نام نہ ظاہر کیا جائے لہذا انکا نام نہین لکھا جاتا اللہ تعالی اس خلوص نیت کا ثمرہ انکو عطا فرمائے۔

اس ہفتہ مین جناب بشیر احمد خان صاحب رئیس تروی ضلع فیض آباد نے (عہ) اس فنڈ کے لئے بھیجے جزاہ اللہ خیرا۔

میزان ہفتہ سابقہ [illegible]

میزان کل [illegible]

دعوت اسلام فنڈ اور مسلمانان ہند کا یہ نیک ارادہ تمام دنیا مین مشہور ہو گیا ہے گو یہ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ تھوڑے ہی دنون مین اسکو وہ عالمگیر شہرت حاصل ہوئی جو اندازہ اور قیاس سے باہر ہے آپ حضرات اسکو سنکر نہایت متعجب ہونگے کہ نہ صرف بلاد اسلامیہ کے عربی اخبارات مین آپکے ارادہ کا چرچہ ہو رہا ہے بلکہ جس قدر آپ نے کیا ہے اس سے زیادہ وہ لوگ سمجھ رہے ہین۔ مصر کے معزز اخبار نے ۱۰ مارچ کے پرچے مین لکھا ہے "ہندوستان کے ایک عالم نے انگریزی زبان مین اسلام کے متعلق ایک کتاب تالیف کرکے جاپان مین اسکے شائع کرنیکا اہتمام کیا ہے بڑے بڑے علما اسکے ساتھ ہین سب نے ملکر ایک اسلامی وفد مرتب کرکے کتاب مذکور کے ساتھ اسکو جاپان روانہ کیا ہے تاکہ اہل جاپان مین اسلام کی اشاعت ہو علماے ہندوستان نے ایسے لڑکون کو جنکی مذہبی تعلیم ختم ہو چکی ہے ایسے مدرسون مین بھیجا ہے جہان وہ جاپانی زبان کی تعلیم پائین اور میکاڈو (شاہ جاپان) کے ملک مین دعوت اسلام کرین"

خاص قسطنطنیہ کا معزز اخبار اقدام بھی لکھتا ہے کہ ہندوستان کے سربرآوردہ اہل اسلام تمام روئے زمین مین دعوت اسلام کے لئے آٹھہ کھڑے ہوئے ہین۔

دیکھو اے مسلمانان ہند ممالک اسلامیہ مین تمہاری نسبت کیا چرچہ ہو رہا ہے گو ابھی تک تمنے کوئی کام نہین کیا مگر خدا نے اسکو کس پیمانہ پر مشہور کر دیا ہے۔ یقینا تم اسکو ایک تازیانہ غیبی سمجھو اور نہایت ہمت و استقلال کے ساتھ اس کار خیر کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ دیکھو اب تمام اسلامی دنیا کی نظر تمہاری طرف لگی ہوئی ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا کروگے تمپر ایک عالم نے اپنی پیاری امیدین وابستہ کر دی ہین اور سب نہایت شوق کیحالت مین تمہاری زندہ دار کوششون کا نظارہ دیکھنے کیلئے کھڑے ہین پس اے میرے بھائیو اب غفلت کا وقت نہین ہے آٹھو اور اپنی پوری ہمت اور جوانمردی سے اس کام کو شروع کر دو۔ دعوت اسلام فنڈ کھل چکا ہے اب تم کس بات کی راہ دیکھتے ہو۔ کیا تم اگر اس نیک کام مین اپنی پاک کمائی دوگے تو وہ رائگان ہو جائیگی حاشا ثم حاشا اسکا انتہا فائدہ قطعاً تمکو دنیا و آخرت مین ملے گا۔ دیکھو اب ہندوستان کی شرم و آبرو تمہارے ہاتھون مین ہے ایسا نہو کہ ہنسی ہو جائے۔ خدا تمہاری مدد کرے۔

البشیر کا اعتراض

نہایت تعجب اور افسوس کے ساتھ دیکھا گیا کہ البشیر مورخہ ۱۰ اپریل مین "جاپان مین اشاعت اسلام" کی سرخی قائم کرکے ایک نہایت بیجا اعتراض النجم پر قائم کیا گیا ہے۔ سنیون اور شیعون کا بے محل افسانہ چھیڑ کر وہ اعتراض تھوپا گیا ہے نہایت افسوس کی بات ہے کہ البشیر جیسا معزز پرچہ ایسی سرسری اور بے اصل باتین لکھکر خوش ہو۔ بہرحال مجھے چونکہ ایک غلط فہمی کا رفع کرنا ہے لہذا امور ذیل کی گزارش پر اکتفا کرتا ہون۔

(۱) یہ بالکل غلط ہے کہ مین جدید کربلا مین گیا النجم کی کسی عبارت سے یہ مضمون ظاہر نہین ہوتا تعزیے کے کام کی نفاست وغیرہ جس مضمون مین بیان کیگئی ہے وہ مضمون میرا نہین ہے بلکہ خواجہ عشرت کا ہے چنانچہ اس مضمون کے آخر مین انکا نام بھی درج ہے۔ (۲) مینے خود اپنی رائے جسجگہ پر ظاہر کی ہے اسکو صاحب البشیر نے بالکل چھپا دیا ہے۔ مینے صاف صاف لکھدیا ہے کہ ان بدعات قبیحہ کو بالکل ترک کر دینا چاہئے۔

(۳) ہندو مسلمانون کے اتحاد پر بھی مینے کوئی فخر نہین ظاہر کیا اور بالفرض اگر ظاہر بھی کرتا تو کیا عیب تھا کیا بنی نوع انسان کا باہم متفق ہو کر رہنا باعث مسرت نہین ہے۔

(۴) مینے ہرگز آجتک کسی مسلمان کو کافر نہین بنایا اور نہ مسلمانون سے تنفر پیدا کرنے کو بڑی دینداری خیال کی صاحب البشیر کو معلوم نہین یہ بے بنیاد باتین کہان سے لکھدین۔

رہگئی یہ بات کہ النجم مین شیعون کی تردید کیجاتی ہے اور انکے حملون کو دفع کیا جاتا ہے اگر یہی ایک ایسا جرم ہے جسکی سبب سے یہ تمام باتین النجم کے سر تھوپی جاتی ہین تو اسکے لئے مین خود صاحب البشیر کے اس پرچہ کی عبارت انکی خدمت مین پیش کرتا ہون اور اسیکو انکے پاکیزہ خیال کا کافی جواب سمجھتا ہون۔ صاحب البشیر نے نواب محسن الملک کی تقریر جو ہندو مسلمانون کے اتحاد کے بابت تھی نقل کرکے اسکی تردید لکھی ہے کہ مسلمان ہندوؤن سے اتفاق نہین کر سکتے کیونکہ ہندو اخبارات مسلمانون کے بزرگون پر بے انتہا حملے کرتے ہین جنکی برداشت نہین ہو سکتی اور انکے جواب مین سکوت کرنیسے فتنہ کا خوف ہے۔ اب صاحب البشیر بتائین کہ شیعون کے اخبارات و رسائل جو مسلمانون پر اور انکے بزرگون پر اسقدر انتہا آمیز اور دلشکن پیرایہ مین حملہ کرتے ہین کہ کوئی شخص بغیر اشتعال کے باز نہین آسکتا جسکا نمونہ النجم مین بارہا دکھایا گیا ہے۔ تو انکے مقابلہ مین وہی پالیسی کیون نہ اختیار کیجائے جو آپ ہندوؤن کے مقابلہ مین اختیار کر چکے ہین۔

مجھے چونکہ اس بحث کو طول دینا منظور نہین ہے لہذا نہایت صادگی سے مینے اسقدر عرض کیا امید ہے کہ صاحب البشیر میری اس تحریر کو دیکھکر اپنے خیالات کا موازنہ کرینگے۔

اپنے اپنے مکان واپس آ گئے۔ امسال نواب چھن صاحب کا تعزیہ بھی معمولی طور سے تھا۔ وہ زیب و زینت وغیرہ نہ تھی۔

اب ہم دکھانا چاہتے ہین کہ مسلمان سنیون مین جنکو ہم جانتے ہین کہ یہ فعل اونکا شمار نہین ہے مگر تاہم غور کرنا چاہیے کہ تعزیہ داری کوئی فعل شرعی نہین ہے۔ لکھنؤ مین شیعہ مجتہدین اسقدر ہین مگر انمین ایک بھی تعزیہ داری نہین کرتا اگر کسی شرع مین اسکی بابت حکم ہوتا تو یہ لوگ اس نعمت سے کیون محروم رہتے اور یہی حال اہل سنت کا ہے کہ اونہین پڑھے لکھے سمجھدار جو خدا و رسول کو پہچانتے ہین اسکو بدعت جانتے ہین۔ پس تم عام لوگ کیون گناہ کے مرتکب ہو۔ اگر تم سچے مسلمان بنا چاہتے ہو تو ان جاہلانہ رسم سے ہاتھ اٹھاؤ تمہاری تعزیہ داری تو بڑی گناہ ہے اس سے توبہ کرو اور روزہ رکھو نماز پڑھو زکوٰۃ دو قوم سے ہمدردی کرو اور رزق حلال دھونڈو اور پرہیزگاری کرو آپس مین اتفاق سے پیش آؤ تمام خدا کے بندون کو اپنے سے بہتر سمجھو غرور اور نخوت کو دل سے دور کرو قوم مین علمی ترقی کے وسائل پیدا کرو خدا و رسول کے احکام کے پابند رہو اور علما سے دینی باتین حاصل کرو آخرت مین یہی کام آئیگا اور امام حسین بھی ان باتون کے پیرو سے خوش ہونگے یہ یاد رہے کہ جھوٹے بے نمازی حرام خور تعزیہ دار سے کبھی حضرت امام حسین نہین خوش ہوسکتے اور اُسکی بخشش محض ان تعزیون کی کھپچیون سے نہین ہوسکتی۔

اب آخر مین ہماری یہ دعا ہے کہ اے خدا تو مسلمانون کو توفیق نیک عطا کر اور اُنسے بدعتونکو دور رکھ اور اپنے نیک راستہ پر انکو ثابت قدم رکھ آمین یارب العالمین۔ فقط

ناچیز عشرت لکھنوی

الحوادث العمومیہ

بندر عباس مین انگریزون اور ایرانیون مین کچھ بگاڑ ہو گیا۔ ایرانیون نے خلیج کے پاس ایک مدرسہ بنا کر تار برقی کے قریب قریب ایک چھاونی فوجی ڈالدی ہے۔ انگریز اسکے خلاف مین مقاومت کے لئے ایک

توپخانہ چھوڑ گیا ہے اور مختصر سا بیڑا سنا گیا ہے کہ وقوع پر پہونچنے والا ہے۔

ٹرکی و ایران کی حد بندی کا جھگڑا ابھی تک باقی ہے ایران نے روس و انگلستان کو بیچ مین ڈالکر فیصلہ چاہا۔ سنا گیا ہے کہ یورپ نے دونون مین فیصلہ کر دیا ہے لیکن وہی جغرافیہ کے خطون سے یعنی عرض البلاد اور طول البلاد کے لحاظ سے۔ لیکن یہ فیصلہ ایسا ہے کہ مشکل سے اسکو فیصلہ سمجھا جاسکتا ہے اسلئے امید نہین کہ اس فیصلہ سے جھگڑے کا خاتمہ ہو جاسکے۔ اسکے سوا غرضمندون نے جانے سمجھانے کے اور بگاڑ کی صورت نکالی ہوگی۔ اسلئے امید نہین کہ یہ فیصلہ ایران کو کچھ فائدہ پہونچا سکے۔

باب عالی کی تین فیصدی چنگی کی زیادتی اور اسکی تجویز مدتون سے دول عظام مین زیر بحث تھی۔ دیگرون کے ساتھ بغیر چون و چرا کے سلطنت متحدہ امریکہ نے بھی منظور کر لی۔

سردار منصور حکیم رشت (ایران) نے اپنے صرف خاص سے رشت مین ایک شفاخانہ کھولا ہے اور بمبئی سے ایک ہوشیار تجربہ کار ڈاکٹر اسکے لئے بلایا ہے۔

ایران کے متمول مسلمانون نے اپنی ایک کمپنی بنا کر طہران مین گیس کی روشنی کا ٹھیکہ لیا اور تمام شہر مین تا طہر خواہ روشنی کر دینے کے بعد اصفہان مین روشنی کرنے کے لئے ٹھیکہ کی درخواست کی ہے۔

اس ہفتہ لندن کے پامال گزٹ نے یہ خبر شایع کی کہ حضور ممدوح کئی ہفتہ سے سخت بیمار ہین اور انکی نازک حالت کو بحت احتیاط سے مخفی رکھا جا رہا ہے مگر دنیا کو جلد اُنکے انتقال کر جانے کی خبر سننے کے لئے تیار رہنا چاہئے چنانچہ سفراے دول مقیم قسطنطنیہ ابھی اپنی جگہ ابھی سے حفظ ماتقدم مین مشغول ہین کیونکہ انکو چونکہ یقین ہے کہ نئی تخت نشینی پر سلطنت کے نظم و نسق مین انقلاب عظیم پیدا ہوگا۔

اس پاجی نے اپنی طرف سے تو دنیا اور خاصکر اسلامی عالم کو کمال تشویش و پریشانی مین ڈالنے مین کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ مگر خدا ترکی سفیر مقیم لندن کا بھلا کرے کہ اوس نے اس خبر کے شایع ہوتے ہی فوراً چند منٹ کے اندر اسکی قطعی تردید تمام اخبارات کو بھیجدی اور دنیا کو یہ مژدہ سنا دیا کہ سلطان المعظم بفضل الٰہ ہر طرح بخیر و عافیت اور پورے پورے تندرست ہین۔ خداوند کریم اسلامی جہاز کے اس واحد ناخدا کی عمر صد ہا سال کی کرے۔

شاہ معظم مع ملکہ چند دن جزیرہ کاوفو مین مقیم رہکر یونان کے پایہ تخت اتھنز مین رونق افروز ہوئے جہان شہزادہ ویلز بھی مع شہزادی صاحبہ مصر سے جا کر انہین جاملے۔

افواہ اُڑی تھی کہ قیصر ایڈورڈ سلطان المعظم کی ملاقات کے لئے قسطنطنیہ بھی جائینگے۔ مگر بعد مین اسکی تردید ہو گئی۔ کاش یہ خبر صحیح نکلتی اور دونون فرمانرواؤن مین سے کوئی ایک سبقت کر کے اس قران السعدین کا تہیہ کرتا۔ تو بلاشبہ دنیا کے امن کے قیام کے حق مین اس سے بہتر کوئی شگون نہ ہوتا۔ اور خاصکر اسلامی دنیا تو اُس دن کو جبکہ شاہ معظم خلیفۃ المسلمین کے مہمان ہوتے یوم عید سے کمتر نہ سمجھے شاہ معظم بزمانہ ولیعہدی سلطان عبد العزیز مرحوم کے زمانہ مین قسطنطنیہ گئے تھے۔ تب سے پھر نہین گئے۔

قہر الٰہی دنیا کی بے ثباتی کا اگرچہ ہر شخص زبانی طور پر قائل ہے لیکن اسکا یقین اوسے مدت العمر مین بہت کم موقعون پر ہوتا ہے۔ اور جبتک خود اوسکے سر پر نہ گذرے اور موت کو سامنے کھڑا نہ دیکھ لے خود غرضی اور اور نفسانیت کی قید سے آزاد نہین ہوتا۔ کسی عزیز کی موت یا وبائی امراض کی عام بربادی گاہ گاہ اُسے انسانی ہستی کے بے پایانگی سے مطلع کر دیتی ہے۔ مگر افسوس کسی تنبیہ کا اثر دیرپا نہین ہوتا۔ انسان کی اس فراموشی سے خدا کا کچھ نہین بگڑتا۔ اور نہ خالق عالمیان کا یہ منشاء بھی ہے۔ کہ اُسکے بندے دنیا کی بے ثباتی سے متاثر ہو کر دنیا کے دھندون سے دست بردار ہو جائین۔ وہ چاہتا ہے تو صرف یہ کہ انسان اپنی جد و جہد کو حیوانون کی طرح فقط اپنی ذات کے مفاد تک محدود نہ رکھے بلکہ اپنے اہل و عیال و متعلقین کے لئے بھی سعی و کوشش کرے۔ اور عام خلق خدا کی بہتری مین بھی بجہد رسدی ساعی رہے۔ اور اسطرح اوروں کا بھلا کرنے مین اور فرائض نوعی و قومی کو ادا کرتے رہنے سے عاقبت کا توشہ بھی ہم پہونچاے اور چند روزہ زندگی پر غران ہو کر اسکی لذائذ و حظوظ

جو دو چھوٹے تعزیے ایک ساتھ کے تھے اور ان میں جو نوحہ خوانی ہوتی تھی وہ بیحد رسیلے واقعات اور فصائح سے بھری ہوئی تھی چند اشعار درج ہیں۔

سامنے عادل کے عصیان سے حجاب آئیگو کیا۔
دو ڈرا ہے رحمت کہ اب فرد حساب آنیکو ہے ہو۔
قتل کرنے لائے ہیں مسلم کو کوٹھے پر لعین
وقت آخر ہے لب بام آفتاب آنے کو ہے
قلب نازک پر کوئی صدمہ نہ پہنچے اے زمین
تیرے گھر مہمان غلام بوتراب آنے کو ہے

سبز دالان مشرکا تعزیہ اور کمرکھی تعزیہ اور چھولو کا تعزیہ بھی بہت اچھا تھا اور پھولوں کے تغیر کے ساتھ گل افشانی بڑی شگفتہ دلی سے ہوتی جاتی تھی کم سے کم پانچ من پھول تقسیم کئے گئے ہونگے۔

کھانے کا سامان بھی بہت کچھ کیا بلکہ ان لوگوں نے اپنی ہمت سے بھی زیادہ کیا پہلے سے اسقدر تقسیم کی امید نہ تھی۔ مسلمان دھوبیوں اور کنجڑوں نے جس عالی ہمتی سے تقسیم کی ہے اور دوست دشمن کو برابر بانٹا ہے اوس سے بڑے بڑے امیر دولتمند سبق لینا چاہئے چالیس چالیس پچاس پچاس من کی پخت تھی۔

مسلمان کنجڑوں نے بھی بہت نفیس پخت کی۔ کہیں پلاؤ زردہ کہیں روٹی سالن کہیں دال روٹی اور ایک کنجڑی نے صرف سفیدہ پکوا کر تقسیم کرایا۔ چکلوں نے گوشت روٹی کی تقسیم کی آخر میں اسقدر زاید مجمع ہوگیا تھا کہ مہمانوں نے میزبانوں سے کھانا لوٹ کر کھایا آخرکار ان لوگوں نے بھی اس مصرع پر عمل کیا کہ طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت۔

لنگر کی تقسیم بھی بہت اچھی تھی کہیں گاڑیوں پر پلاؤ کہیں ٹھیلے پر کھیر کی ہانڈیاں اونٹوں پر خمیری روٹیاں تافتان شیرمال برف کی قلفیاں میوہ جات ترکاری وغیرہ وغیرہ دو دستہ تقسیم عام ہو رہی تھی۔

خزانچی گوبند پرشاد صاحب کیطرف سے معقول پخت کا سامان بڑے کر و فر سے تھا۔ جان محمد صاحب سوداگر کی طرف سے پخت طعام کا اچھا سامان تھا۔

غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جا رہا تھا۔ احباب و اقارب کی عام خدمت ہو رہی تھی۔

اکثر تقسیم طعام سے پہلے شہادت نامہ کا بیان بھی ہوتا تھا۔ کہیں حاجی عبداللہ صاحب عرب مشہور مولود خوان پڑھ رہے تھے اور کہیں منشی واجد علی صاحب خوشنویس گہر فشانی کر رہے تھے۔

قریب کربلا مولانا مسکین صاحب الہ آبادی مشہور معروف واعظ صاحب کا بیان ہو رہا تھا۔ بڑی کثرت سے مخلوق جمع تھی۔ اصحاب رسول اللہ کے فضائل بیان ہو رہے تھے۔

مشہور واعظ خوش بیان مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ بھی کنجڑوں کے یہاں شہادت نامہ پڑھنے تشریف لائے تھے ہجوم سامعین سے ایک پر ابر گرتے لگا یہانتک کہ بیان سنائی نہیں دیتا تھا مجبوراً موقوف کر دیا گیا۔

جیون بخش صاحب سوداگر کے یہاں عام نشست کا اچھا انتظام تھا دو رویہ کرسیاں بچھی ہوئی تھیں مخلوق خدا بیٹھی ہوئی تھی۔

عالیجناب راجہ نوشاد علی خانصاحب بہادر تعلقدار میلارائے گنج بابو اشمبر ناتھ کی کوٹھی جو کربلا کے شارع عام پر ہے متمکن تھے اور ہجوم کا نظارہ کر رہے تھے۔

خان بہادر راجہ تصدق رسول خانصاحب سی۔ ایس آئی۔ تعلقدار جہانگیر آباد شاہ بنارسی داس کی کوٹھی میں بیٹھے ہوئے سیر فرما رہے تھے۔ اور چند بار تمام کربلا پھول کٹورہ کا نظارہ کرتے پھرے رؤسای ملیح آباد اور امراے کاکوری تمام شریک تھے اور یہ نظارہ اپنی خوبیوں میں آپ ہی نظیر تھا جا بجا حضرات اہل دہلی و سرتاسر رونق افروز تھے۔

پولیس کا انتظام بہت اچھا رہا۔ کورٹ انسپکٹر صاحب کا انتظام پولیس ایسے موقع پر قابل شکریہ ہے۔ کہ اسقدر مخلوق میں نہ تو کسی قسم کی شکایت سنائی دی اور نہ کوئی واردات پیش آئی۔

مجھکو سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات وسیع ہوگئے اور عام ہمدردی کا خیال پیدا ہوگیا۔

گول دروازہ اور چوک میں بہت کثیر مجمع تھا دس بجے رات تک سودا دھوم دھام سے بکتا رہا یہانتک کہ پوری مٹھائی ختم ہوگئی۔

نیچ کی سرائے کے مقابل ایک سبیل شربت زیرباغ والوں کی اور دوسری سبیل شربت بانس والی سرائے میں تھی۔ یہ سبیلیں بھی قابل تعریف تھیں۔ کربلا میں بھی تمام سودے والوں کی خوب بکری ہوئی یہانتک کہ آخر میں سودا ڈھونڈھے نہ ملتا تھا۔ کانپور الہ آباد آگرہ فیض آباد سیتاپور دہلی کلکتہ و شاہجہانپور تک کے لوگ صرف اس چہلم کے دیکھنے کی غرض سے آئے تھے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حکم سے شہر کے تمام پانی کے بمبے رات بھر جاری رہے۔

فیض آباد کی مخلوق بہت کثرت سے آئی ہوئی تھی اور اظہار ہمدردی کر رہی تھی۔

شیعوں کی کربلا تال کٹورہ میں بقول ہندوستانی عشرہ محرم کا عشر عشیر بھی ہجوم کربلا میں نہ تھا۔ اور نخاس سے کربلا تک ۲ سبیلیں تھیں جسمیں تین ہنود کی اور باقی شیعوں کی۔

اور یہ سب سبیلیں پانی کی تھیں ہندوؤں کی سبیلوں پر شیعہ لوگ پانی نہیں پیتے تھے کوئی سقہ ادھر نہیں گیا سبیلوں کا پانی یہ لوگ خود اپنے ہاتھوں سے بھرتے تھے۔

راستوں میں بہ نسبت مردوں کے عورتوں کی کثرت تھی۔ مستورات غول کے غول بیٹھی ہوئیں تھیں۔ گو کہ یہ بات دفعہ ۱۱ اشتہار متعلقہ عشرہ و چہلم کے خلاف تھی۔

البتہ سہ پہر کو کچھ نواب چھٹن صاحب اور پیارے مرزا صاحب کے تعزیے کے دیکھنے کی غرض اور کچھ مجلس بعد مغرب کی وجہ سے ہجوم ہوگیا تھا مگر جسمیں بھی تخمیناً ہزار ڈیڑھ ہزار سے زاید آدمی نہ تھے۔ قدیم دوکانیں چنے اور لیا اور ستو اور تمباکو اور حقہ کی موجود تھیں۔ جدید دوکانیں تیلی گھر کے بغل میں علیحدہ دو چار مٹھائی کی تھیں۔

ہندو اور سنی کوئی بھی یہاں نظر نہیں آتا تھا۔ اگر کچھ حضرات دکھائی بھی دئے تو وہ بھی نخاس وغیرہ کی سڑک پر نواب چھٹن صاحب کے تعزیہ دیکھنے کی غرض سے کھڑے تھے جبکہ تعزیہ نکل گیا تو یہ لوگ

مومنین کو مژدہ

لکھنؤ کے حضرات شیعہ کو مبارک ہو کہ مولوی مقبول احمد صاحب ابتک تو صرف اپنی مہذب زبان اور پر اثر وعظ سے اپنے ہم مذہب لوگون کو رولا اور ہنسا دیتے تھے مگر افسوس کہ اونکی اوس آزادی یا دریدہ دہنی مین خلل پڑ گیا یعنے فیض آباد کے مقدمہ سے ثابت ہو گیا کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ اسلئے اب مجالس مین کھلم کھلا ایسی باتین (جسے عوام شیعہ نے سنکر انکو آسمان پر چڑھا رکھا تھا) مولوی صاحب موصوف شاید بیان کرنیسے احتراز کرین خدا انکو ایسی ہی ہدایت نصیب کرے تاکہ مسلمانون مین صلح و آشتی و اتفاق قائم رہے مگر اس وجہ سے اونکا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا اور اندیشہ پیدا ہو چلا تھا کہ جو کچھ رہی سہی عوام شیعہ مین اونکی ہر دلعزیزی قائم ہے وہ بھی نہ کہین تشریف لیجائے۔ اس بات کو خیال کر کے غالباً مولوی صاحب موصوف کے دلی ہمدرد و مہذب اڈیٹر رسالہ اصلاح جس نے بزرگان اسلام خلفائے راشدین صحابہ کرام اور ازواج رسول کو گالیان اور تبرے آمیز کلمات لکھ لکھکر اپنے گروہ مین کچھ وقعت پیدا کر لی ہے یا یہ کہ چند خریدار بنا لئے ہین اور جو بیچارہ رو رو کر اپنی قوم سے مقدمہ فیض آباد کیواسطے ابتک چندہ مانگے جا رہا ہے اور جسکے والد بزرگوار جنکو ہمیشہ تحفۃ الحکام و ام ظلہ کے الفاظ سے کہا کرتا ہے جو آج کل حج بیت اللہ کرکے مدینہ منورہ جاکر روضہ مقدسہ سرور الانبیاء پر درود و سلام پڑھنے کے لئے پہنچے تعجب نہین کہ تبرا بھی کہا ہو کیونکہ اونکی سرکار دوجہان روحی فداک کے دوش بدوش خلیفہ اول و خلیفہ دوم رضی اللہ عنہم آرام فرما رہے ہین غرضکہ زبان سے اگر درود و سلام کے الفاظ ادا کرتے ہونگے تو شیخین رضی اللہ عنہم کو قریب رسول پاکر دل ہی دل مین کوستے ہونگے۔ تعجب نہین کہ بر بنائے تبرا دل ہی دل کا ذکر کی شکل صادق آتی ہو۔ غرضکہ اونکے بیٹے مولوی سید علی حیدر صاحب اڈیٹر اصلاح کو ایک نئی اوپچ کی سوجھی ہے جس مضمون نے از راہ ہمدردی مومنین اور مولوی مقبول احمد صاحب کے پژمردہ دل کو دوبارہ تازہ کرنے کو ایک نئی تدبیر نکالی ہے یعنے مولوی صاحب شیعی کو یہ صلاح دی ہے اور اپنے مہذب تبرائی پرچہ مین یہ لکھا ہے کہ "ترجمہ قرآن مجید مطابق عقیدہ شیعہ جملہ محبان اہل بیت کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مولوی سید مقبول احمد صاحب دہلوی نے یہ عزم بالجزم کیا ہے کہ وہ ترجمہ جسکا نام عنوان مین آپ دیکھ رہے ہین مع متن اس شان سے کہ ایک صفحہ پر اصل عبارت ہوگی اور دوسرے صفحہ پر آیتون کے نمبر دیکے وسط مین ترجمہ اور حاشیہ پر نوٹ ہونگے......... یہ ترجمہ اور نوٹ قبلہ و کعبہ صدر المحققین سند المتکلمین رئیس المفقہین نجم الملۃ والدین سرکار شریعتمدار ابو الفضل مولانا السید ناصر حسین صاحب مدظلہم العالی کے نظر فیض انور سے باہتمام خاص گذرانا جائے گا.........

ملاحظہ ہو پرچہ اصلاح بابتہ ماہ محرم

اسمین شک نہین کہ مہذب اڈیٹر نے اپنے گروہ کی گرویدگی قائم رکھنے کی تدبیر تو اچھی سوچی اور حق رفیقی خوب ادا کیا۔ سچ پوچھئے تو وہ اب مولوی صاحب شیعی کا علمی پایہ بھی بلند اور نمایان کرنا چاہتا ہے ابتک تو صرف مولوی صاحب حدیث خوان ہی کی قابلیت رکھتے تھے مگر آیندہ سے اڈیٹر اصلاح کے مخلصانہ مشورہ کے بدولت مفسرین بھی ہو جاینگے۔ پہلے اگر تقریر کے ذریعہ سے قومی اتفاق و اتحاد مین فرق ڈالا جاتا تھا تو اب تحریر کے ذریعہ سے امید پڑتی ہے۔ کیونکہ لکھنؤ ایسے مشہور زمانہ مقام مین جہان شیعی مجتہدونکی کان ہو بغیر لسانی ذریعہ دہلی یا اور دوسرے مذہب پر حملہ کئے بغیر اپنے گروہ مین کیسے قدر و منزلت ہو سکتی ہے۔

خدا وہ بھی ہوا خواہونکو سلامت رکھے کہ وہ شعر تحریک کے لیے باذ بھی دیا کرتے ہین جیسے کہ اڈیٹر اصلاح جو چندہ مانگ مانگ کر قوم کا روپیہ ضایع کرا رہا ہے اور لکھتا ہے کہ مولوی صاحب فرماتے ہین کہ "میری آبرو جناب امام زین العابدین علیہ السلام .... نہین ہے"۔ دوسرے ایک کاتب صاحب ہین جو کہتے ہین کہ جناب امیر نے اونکے سینہ پر ہاتھ پھیر دیا کہ تمہیرے حیدر حسین صاحب اڈیٹر الشیعہ ہین۔۔۔ جنہون نے اس نے اخباری ذریعہ سے مولوی مقبول احمد کو قریب آسمان پر چڑھا رکھا ہے۔ اور حضرات شیعہ ہین کہ خدا معلوم انکو کیا سمجھتے ہین غرضکہ ایسی ویسی باتین گڑھ گڑھ کے بیچارے بھولے بھالے مومنین کے دلون کو ابھار کے رکھکر اونسے چندہ خوب جمع کیا جا رہا ہے۔

اب قرآن کی تفسیر لکھنے کی تدبیر سوجھائی ہے۔ خدا خیر کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام غائب جو بقول شیعہ حضرات محدثین پیدا ہونیکے دس دن بعد غائب ہو گئے کوئی دو برس اور کوئی چار برس کی عمر سے غائب ہونا بیان کرتا ہے وہی صاحب الامر مہدی اور قائم ہین۔ اور جنکی صورت دیکھنے کو حضرات شیعہ ترستے ہین مگر وہ درشن ہی نہین دکھاتے تب مجبور نام ہی اسکا جھانک کر تسلیم کرلیتے ہین غالباً وہ تفسیر لکھتے وقت مولوی صاحب شیعی کو اپنے قرآن کے ذریعہ سے (جو بقول شیعہ ائمہ محدثین اصل قرآن غار مین ساتھ لیتے گئے تھے) دیکھکر بتلاتے جاینگے۔ بس اسطرح اصلی قرآن جو مومنین کے پاس گیارہ سو برس سے غائب ہے پھر موجود ہو جاتے گا۔ کیونکہ موجودہ قرآن تو اونکے نزدیک محرف شدہ اور بیاض عثمانی ہے جیسا کہ اصول کافی کے فضل القرآن کے باب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ذکر ہے کہ جبرئیل نے جو قرآن نازل کیا تھا اوسمین سترہ ہزار آیتین تھین۔ حالانکہ موجودہ قرآن مین سات ہزار سے بھی کم ہین۔

اور اسی طرح اصول کافی مین بھی ہے کہ محمد بن ابی النصر کہتا تھا کہ امام رضا علیہ السلام نے ایک قرآن مجھکو دیا تھا اوسمین سورہ لم یکن الذین کفروا جو میں نے پڑھی تو اسمین قریش کے ستر آدمیون کے نام معہ ولدیت مذکور تھے (غالباً جو وہ معصومین کے نام تو ضرور ہی درج ہونگے اور خدا معلوم محمد بن ابی النصر کا نام کیون نہ تھا) مجھسے کہدیا تھا کہ اسکو (قرآن کو) دیکھنا مت پھر وہ قرآن مانگ لیا" امام ابی بغیر دیئے ہوئے واپس کیون اور نہ فرمائی تو ظاہر ہے کہ امام صاحب تو قرآن دیکھنے کو منع فرمائین مگر اسنے پھرتی دکھلا کی سے

بابت سورۂ لم یکن الذین کفروا جسمین ستر قریشیون کے
نام مع ولدیت درج تھے پڑھ بھی لی مگر بچارے
کا حافظہ ایسا خراب تھا کہ ستر آدمیون مین سے
ایک کا بھی نام یاد نہ رہا کاش چند دن پہلے معجون
مقوی دماغ کسی طبیب سے پوچھکر کھالی ہوتی۔
"نیز اوسی اصول کافی مین سالم بن سلمہ سے
روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ
ایک شخص نے (معلوم ہوتا ہے کہ سالم کا بھی حافظہ
خراب تھا کہ نام تک یاد نہ رہا) الفاظ قرآن کے پڑھے
وہ اس قرآن کے مطابق نہ تھے جسکو (آجکل)
لوگ پڑھا کرتے ہین تو امام نے فرمایا کہ اس قرأت
سے باز رہو اور اسیطرح پڑھو (یعنے محرف
شدہ پڑھو) اسوقت تک کہ قائم (مہدی) ظاہر ہون
تو جب قائم ظاہر ہو گا تو اللہ عزوجل کی کتاب کو
اوسکی حد کے موافق پڑھیگا۔ اور اس قرآن کو
نکالیگا جسکو علی نے لکھا تھا (جو بجا فرمایا)۔
"اور فرمایا امام نے کہ نکالا تھا اوس قرآن کو
علی نے آدمیون کیطرف جبکہ اوس سے فارغ ہو
چکے اور لکھ چکے تھے پھر علی نے اونسے کہا کہ یہ اللہ
عزوجل کی کتاب ہے جسطرح اللہ نے محمد صلی اللہ
علیہ والہ پر نازل کی تھی مین نے اسکو دو لوحون
(ایک لوح مکتوب بعد دوسرے لوح والے) سے جمع کیا
تو انھون نے کہا کہ وہ ہمارے مصحف پر جمع ہے
اوسمین قرآن۔ ہمکو اسکی حاجت نہین تو علی نے
فرمایا اوس دن کے بعد تم اسکو کبھی نہ دیکھو گے
(قرآن کو) بیشک مجکو واجب تھا کہ مین تمکو آگاہ
کر دون جبکہ مین نے اسکو جمع کر لیا تھا کہ تم اسکو
پڑھو" کاش حفظ کرا دیا ہوتا تو آج مومنین کے
پاس اصل قرآن موجود ہوتا اور سنیون کے قرآن
کی محتاجی نہ ہوتی۔ مگر نہین تقیہ مناسب تھا۔
غرضکہ بیسیون روایتین شیعی احادیث کتب مین موجود
ہین جس سے ظاہر ہے کہ اصل قرآن مین فلان
آیت اسطرح تھی مگر اسکو خلفائے ثلاثہ نے نکال
ڈالا یا اون تبدیل کر دیا مگر اصل قرآن برابر امام
عسکری کے پاس موجود رہا جو قائم اپنے ہمراہ
غار مین لیتے گئے اور جب ظاہر ہونگے تو اونکے
ساتھ ہوگا۔ البتہ اپنے اصحاب کو سنا دیا کرتے تھے
مگر قرآن دکھاتے تک نہین تھے اونکو یاد کراتا کیسا
مین اڈیٹر اصلاح سے پوچھتا ہون کہ جب اصل
قرآن شیعون کے پاس موجود نہین ہے تو مولوی
مقبول احمد کس قرآن کی تفسیر لکھنے بیٹھین گے۔
اور مولوی ناصر حسین صاحب جو اونکے معین مدد
گار بنا کرتے ہین جیسا کہ مقدمہ بازی کیواسطے پیرو
اونھون نے جمع کیا کس قرآن کی تفسیر کی نظر
ثانی کرینگے۔

موجودہ قرآن تو بیچارے سنیون کا ہے۔
پس مولوی مقبول احمد صاحب کو چاہئے کہ وہ
دستور عزاداری اور حدیث خوانی کے رنگ کو
قائم رکھکر تفسیر لکھنے کی جھنجھٹ مین نہ پڑین۔ کیونکہ
بقول کاتب نور الحسن کے جناب امیر نے اونکے
سینہ پر ہاتھ پھیر دیا ہے۔ صحابہ۔ ازواج رسول
کو برا کہتے ہین جب انھین جنت ملجائیگی تو پھر اور
کیا ضرورت ہے۔ اور اصل قرآن موجود نہین
تو تفسیر لکھنے سے فائدہ۔ ہان اگر امام غائب نے
تفسیر لکھتے وقت اپنا اصل قرآن دکھلا دینے کا
اور تفسیر ختم ہونے مدد کرنے کا وعدہ کر لیا ہے تو
شوق سے لکھی جائے۔ ورنہ جو شہرت اور دولت
عوام شیعون بالمیں بیان کرنے سے ہوتی ہو
وہ تفسیر سے نہ حاصل ہوگی۔ البتہ اڈیٹر اصلاح
تفسیر چھپنے پر ایجنٹ بنکر اچھے خاصے دام وصول
کرنے مین ضرور کامیاب ہو جائینگے۔
بہرحال مولوی صاحب شیعی کو اڈیٹر اصلاح کا مشکور
ہونا چاہئے کہ اسنے شہرت حاصل کرنیکی ایک اور
تدبیر سوجھا دی ہے اب کرنا نہ کرنا انکے اختیار مین
ہے۔ گو جلسے معلی جانے یہ بہتر ہے کہ تفسیر لکھی
جائے۔
آیندہ ہم انشاءاللہ مولوی مقبول احمد کی تفسیر
کا نمونہ بھی پیش کرینگے کہ غالباً اونکی لکھی ہوئی
تفسیر مین اس قسم کے رطب یابس کا مصالحہ ہوگا۔
الراقم ۱۰۱۰۹ کاکوروی۔

لکھنو کا عظیم الشان چہلم

اسدرجہ تنگ ہون ترے ہاتھو سے اے جنون
دامن کہان سے روز گریبان جاتے تھے

یہ سچ ہے کہ شیشہ شکستہ پیوستہ ہو سکتا ہے لیکن
دل شکستہ مشکل سے جڑتا ہے زمین کربلا کی مالکون
کی سخت گیری اور بیجا و متعصبانہ روک ٹوک اور
قانونی خلاف ورزی سے جب غریب مہمانون کے
قدم اوکھڑ گئے اور قدیم میزبانو نکی دعوتسے
جب انکے دل بھر گئے تو عاجز آکر اس کرب وبلا
سے کنارہ کشی اختیار کی اور اس مہمان کشی کا
بت گمراز غم ہندو اور سنیون کے دلپر لگا۔
جسکا ادنی اثر یہ ہوا۔ ہمارے بھولے بھالے
شیعہ احباب اس امر مین مصر ہین کہ خلاف شرع
اور فضول باتون کے نکالنے سے مسلمانونکا
کیا نقصان ہوا ہم اون منصف مزاج دوستون
کو بخوشی سمجھانے پر مستعد ہین کہ اول تو کھانے
پینے کی چیزین پھینکنا خلاف شرع نہین جسکی روک
ٹوک کی گئی ہان حقہ اور پان خلاف شرع ہے
تو حضرات شیعہ کیون استعمال کرتے ہین اور حقہ کی
سبیلین کیون رکھی جاتی ہین اور پھر جب ہندو بھی
تمہارے مہمان ہوتے تھے تو انکے دق اور پریشان
کرنے کیواسطے ایسا فعل کرنا خلاف اخلاق تھا
یا نہین۔ اور سپر طرہ صدر انجمن امامیہ کے اختیارات
جو اس سے پیشتر بھی عید کو سویون کے بابت ہندون
کو برافروختہ کر چکے تھے اور تمام ہندوون کے دل
دکھا چکے تھے کیا یہ بھی غلط ہے۔
اسکے علاوہ تمام شیعون کا خلاف ورزی قانون
پر آمادہ ہو جانا اور سنیون اور ہندوون کو مجبور
کرنا کہ وہ روضہ کے اندر ننگے سر آئین جو مذہبا اور
رواجا اونکے خلاف تھا کیا یہ بھی غلط ہے۔
اسیطرح کی اور بعض انواع اقسام کی سختیان
تھین۔ یہ سب باتین مجموعی حیثیت سے دیکھی جائین
تو کسقدر خطرناک تھین اور انکا حشر سوائے فساد
اور رنج کے کیا تھا۔
آخر مجبوراً مناسب یہی معلوم ہوا کہ رفع فساد کیا
جائے۔ تو یہ بھوکے پیاسے مسافر اپنے آرام
کے واسطے مقام آسایش ڈھونڈنے مین سرگرم
ہوئے۔ قسمت نے رفتہ رفتہ جدید کربلا مین مہمان
نوازی کی صورت دکھائی اور وہین بے خرخشہ
آسایش کی صورت نظر آئی عشرہ محرم بھی مسلمانو

کی طرف بت دھوم دھام سے ہوا تھا تخمیناً دو لاکھ کا مجمع تھا۔ اگرچہ اس تعزیہ داری کے ہندو مسلمان دونون خلاف ہین اور دونون مذہباً اسکو ناجائز اور بے بنیاد سمجھتے ہین اور شیعون کے یہان بھی فرض واجب وسنت مین داخل نہین ہے کہین قرآن مین اسکی تاکید نہین کہین حدیث مین اسکی ہدایت نہین ہے امام حسین کے بعد او جتنے امام ہوے کسی نے تعزیہ نہین رکھا۔

شیعہ ایرانی اسکو بدعت بتاتے ہین اور مملکت ایران مین کوئی عالم تعزیہ کا نام بھی نہین جانتا ہے۔ ہندوستان کے تمام مجتہدین بھی تعزیہ نہین رکھتے لکھنؤ کے موجودہ ایرانی شیعہ تو تعزیہ کے سامنے اپنی پگڑی اوتارنا حماقت سمجھتے ہین مگر یہ جاہل کب مانتے ہین۔

مسلمان سنی لوگ تو اس مروجہ رسم کے اسلیئے پابند تھے کہ سال بھر کے بعد ایک خیرات کا ذریعہ نکل آتا ہے۔ اور قوم کو فائدہ پہونچتا ہے اور ہندو لوگ محض اس غرض سے کرتے ہین کہ ہندو مسلمان مین اتفاق کا ذریعہ نکل آتا ہے۔

اور غالباً یہی غرض اسکے موجد کی بھی ہوگی کیونکہ تعزیہ داری کا بنیادی پتھر امیر تیمور نے اسی غرض سے قائم کیا تھا کہ ہندوستان مین ارتھی بنانے والے بت تھے جنکا خرچ ہندؤن کے یہان شادی مین بہت کچھ تھا۔ اور اون غریبون کی معاش اوسی پر تھی اونکی پرورش اور غربا پروری کی غرض اور رفاہ عام کے لحاظ اور سنی شیعہ کا میل جول بڑھانے کی مصلحت سے یہ ایجاد کی گئی اب یہ کتنا بیجا نہ ہوگا کہ فعل نہ شرعاً تھا نہ مذہباً اور اگر شرعاً اور مذہباً تھا تو اسکو شرع تیموریہ کنا چاہئے اس حالت مین بھی غریب سنیون کو اوسکی ترمیم اور تنسیخ کا اختیار تھا نہ کہ شیعون کو بلکہ شیعون کو سنیون کی اتباع جائز تھی نہ کہ اونپر حکومت سہ اخگر زما گرفت
وآتش نہاد نام۔

افسوس ہے جو رسم محض اتفاق واتحاد کی غرض سے قائم کی گئی تھی وہی باعث نفاق ٹھری سنیون اور ہندؤن کو محض اس سے دست بردار ہو جانا چاہئے تھا اور چونکہ شیعون نے اس تیموری سنت پر رنگ آمیزی کرلی تھی یہ انھین کو چھوڑ دینا چاہئے تھی مگر چونکہ عرصہ دراز سے عادی ہو رہے تھے اور سبکو ایکا ایکی چھوڑنے کی امید عام لوگون سے رکھنا خلاف وضع بھی تھا اس غرض سے ان لوگون نے اپنا خیمہ ڈیرہ الگ بنا لیا اور اس لئے کربلا کا پہلا محرم بہت شاندار ہوا کھانے اور پانی اور حقہ کی تکلیف کسیکو نہین ہوئی اور ممبران انجمن امامیہ کی کیدر بکیون سے نجات مل گئی۔ شعر

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ ہندو اور سنی احباب رفتہ رفتہ اپنے مذہب کی خلاف باتون کو ترک کردین گے جو جو نقائص اونمین دوسرے مذہب کے اختلاط سے پیدا ہوگئے ہین کیونکہ امام عالیمقام کی شہادت کے غم کرنے کیواسطے اور رونے کے واسطے بڑے بڑے سر سے ڈھول، چٹپٹے تاشون کی گھنگار و باقاعدہ چوب بازی وغیرہ وغیرہ سرپیٹنے اور بھونسا اڑانے اور چلکیان بجانے اور سینہ کوبی اور چیخنے چلانے کی ضرورت نہین ہے۔ نہ اس سے غم کی شان پیدا ہے۔

پیارے بھائیو اگر تم مظلوم بیکس شہید کے غم مین آنکھون سے آنسو بہاؤگے اور بھوکون کو کھانا کھلاؤگے اور قرآن کا ثواب پہونچاؤگے اور اونکی بیکسی کا بیان کرکے روؤگے اور روپیہ پیسہ خیرات کروگے تو تمکو ثواب ملے گا ورنہ انگریزی ہندوستانی باجون سے کچھ حسنات نہین ملنے کا۔

ہان اس جھگڑے مین اتنا ضرور فائدہ ہوا کہ دیکھنے والون کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ جسقدر اس نئی کربلا پھول کٹورہ مین جمعیت ہوئی تھی وہ سب ہندؤن اور سنیون کی ذات سے تھی جیساکہ اکی عشرے مین اصل وفرع کا فرق کھل گیا تھا۔

ایک بات اور ہے جس سے بڑی ثبوت ملتا ہے کہ ممبران انجمن امامیہ نے محض کربلا مین ہندو اور سنی کے تکلیف کے خیال سے حقہ اور پان وغیرہ اور عام راہون پر سودا بیچنے کی دفعات کا نفاذ کرایا تھا۔ وہ یہ کہ اگر واقعی اونکی شرع مین حقہ اور پان اور سودا سلف وغیرہ بیچنا منع ہے تو درگاہ حضرت عباس مین عین دروازے کے سامنے کیون تنبولیون کی دوکانین اور عام سودے کی دوکانین اور حقہ والون کی کیون ممانعت کی درخواست نہ کی گئی اور وہان اس فعل قبیح کو کیون جائز قرار دے لیا وہان عام عورتون کی آمدورفت کیون جائز رکھی گئی۔ اور وہان عشرہ مین دس دن تک اور ہر نوچندی کو کیون ایسا میلہ لگایا جاتا ہے اور کیون ایک خلاف شرع امر کیا جاتا ہے سوائے اسکے حسین آباد مبارک مین کیون اسقدر سودے والے جمع کئے جاتے ہین اور نجف اشرف مین کیون تمام سودے والے اور حقے والے اور پان والے جمع کئے جاتے ہین اور کیون عام بازاری عورتون کی آمدورفت رہتی ہے جس سے ایک میلہ کی شان پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ حسین آباد مبارک مین تو بعض نکلی تصویر مثل گائے اور آدمی اور پتیل کی تصویرین ایسی نصب ہین جس کی کسی صورت سے شرعاً اجازت نہین۔ ہم امید کرتے ہین کہ منصف مزاج حضرات ان سب امور پر بھی غور کرکے ایک عقدہ حل کرلین گے۔

کیون اے حضرات شیعہ کیا یہ ضروری نہ تھا بلکہ ضرور تھا کہ اگر اراکین صدر انجمن امامیہ کو کوئی جدید انتظام کرنا تھا متعلق کربلا کے تو اونکو اپنے قدیم مہمانون سنی اور ہندون سے صلاح لینا تھی اور اونکی دور دراز مسافت کا خیال کرلینا تھا کیونکہ اونکی جماعت کثیر وشامل ہوتی تھی محرم مین تو عام مہمانون کی خاطر تواضع کیجاتی ہے نہ کہ خاص مہمانون کو تکلیف دیجاتے اور اپنا پیسہ خرچ کرکے کھانے والے کھانے اور پانی کو بلکہ حقہ اور پان تک کو ترسین اور تم خوش ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

پھر اسوقت جبکہ ان غریبون نے عدالت مین درخواست پیش کی کہ قدیم کربلا مین ہمارے واسطے حقہ پان کے استعمال کی ممانعت ہے جس سے ہم لوگون کو سخت تکلیف ہوگی ہمکو دوسری کربلا کے

واسطے جگہ دیجاتی تھی اسوقت تم سب کہاں تھے
اب جبکہ وہ علیحدہ ہوگئے تو آپ کیسے ناراض ہونا اور
مگر باعث ہی کیونکہ انھوں نے ایک بہت بڑے
فساد کو بخیر و خوبی رفع کر دیا اور یہ ایک مجموعی کوشش
کا نتیجہ تھا۔

کہ ۲۰ صفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۴۴ء کا چہلم جدید
کربلا پھول کٹورہ میں ایک عظیم الشان چہلم تھا۔
اور چوک و گول دروازہ و کرسی و سریون و سرائے
معالیخان و بالا گنج و چوہری باغ و عباس باغ و
مصری کی بغیا وغیرہ وغیرہ تک آدمی کچھا کچھ بھرا ہوا
تھا ہندو و مسلمان اور عیسائی اور سکھ پنجابی اور تمام
مذاہب مختلفہ کا کثرت سے اژدحام تھا اور نہایت
شاندار مجمع تھا۔

اکثر حضرات شیعہ اکابرین بھی مثل آغا ابو صاحب
سید صاحبزادہ وغیرہ و دیگر حضرات شیعہ بھی بسواری
اسپ جاتے ہوئے و چند پیادہ سیر کرتے ہوئے
نظر پڑے اور متوسط درجے کے شیعہ حضرات تو کثرت
سے اس کربلا میں تشریف رکھتے تھے۔ اور تمام
سنیوں اور ہندوؤں کی کوشش کا ایک اچھا نمونہ
انکے پیش نظر تھا۔

اور جو صاحبان اہل سنت و ہنود و شامل و تعزیہ
دار تھے انھوں نے بڑی کوشش اور محنت کے
تعزیے تیار کئے تھے اور اس امر کو دکھا دیا تھا
کہ ہم لوگ اس گئی گذری حالت پر بھی صنعت میں
کسی کے محتاج نہیں ہیں۔

خیرات اور تقسیم طعام کا بہت اچھا سامان اور
اور تماشائیوں کے لئے بے نظیر سین تھا۔

اودھ اخبار کی ہم اس رائے سے متفق نہیں ہو سکتے
کہ لاکھ سوا لاکھ آدمی تھا کیونکہ چوک سے کربلا پھول
کٹورہ تک تخمیناً تین کوس کا فاصلہ ہے اس درمیان
میں کسی جگہ پر جگہ کی نہ تھی اور علاوہ اس سڑک
کے دوسرے راستوں سے بھی آدمیوں کی آمد و رفت
جاری تھی جس سے کچھ حصہ مجمع کا اوس طرف بھی بٹ گیا تھا
[illegible] روز پیشتر سے بہت سے خیمے نصب کر دئے گئے تھے
[illegible] راستے کی سبیلیں [illegible] اور ایک روز
[illegible] کا انتظام شروع کر دیا گیا تھا اور یہ
دیکھا گیا ہر گروہ و ملت کا آدمی قومی ہمدردی کی

خدمت کو بہ مستعدی ظاہر کر رہا تھا۔

عباس باغ جہاں درگاہ حضرت عباس ہے اوسکے
دروازے عام لوگوں کے واسطے کھلے تھے اور عام لوگ
بے تکلف جاتے تھے کوئی روک ٹوک نہ تھی۔

تمام سودے والے ہندو و مسلمان اپنی اپنی دکانیں
لگائے بیٹھے تھے ہر چیز کھانے پینے کی اور تمام اشیاء
ضروری موجود تھیں سوڈا واٹر کی ایک بہت بڑی
دوکان ایک پارسی نے کھولی تھی۔

سنیوں اور صاحبان ہنود کا شہید کربلا کے واقعات
کے درد آمیز مرثیے پڑھتے ہوئے جانا بعینہ ایک لٹے
ہوئے قافلہ کا نمونہ دکھلاتا تھا۔

سبیلوں کے ساتھ بعض اصحاب نے خیمے بھی نصب
کئے تھے اور فرش اور کرسیوں سے وہ خیمے آراستہ
کئے گئے تھے اور جو صاحب وہاں تشریف لیجاتے تھے
اونکی حقہ اور پان سے خاطر اور تواضع کیجاتی تھی۔

یہ بات ضرور دیکھنے کے قابل ہے کہ ہندو احباب نے بھی
اکثر مقامات پر دوہری سبیلیں قائم کیں تھیں ایک
ہندوؤں کے لئے اور ایک مسلمانوں کے لئے اس سے
شان اتحاد و اتفاق نمایاں تھی۔

جسقدر ہندو صاحبان نے اپنے ہندو بھائیوں کی خاطر
اور مدارات کی اوسی قدر مسلمانوں کی بھی الائچی اور
پان سے خاطر کی اسیطرح مسلمانوں کے جو خیمے یا
مکان راستے میں ملے اون میں ہندو اور مسلمان دونوں
نہایت خلوص اور محبت سے ایک دوسرے سے پیش
آتے نظر پڑے۔

کم از کم سوا سو سبیلیں تھیں اکثر دودھ اور شربت
کی اور بعض برف اور پانی کی چار یاری سبیل بہت
عمدہ سجی ہوئی تھی اور کرسی اور فرش کا بھی اسمیں
انتظام تھا۔ شیخ محمد علی صاحب کی سبیل برف کی تھی اور
اوسکے ساتھ خود اور مرتضیٰ حسین صاحب منیجر کارخانہ
[illegible] بیمار ہے مگر علاوہ سبیل کے ان مہمان نواز
ون کا خوشی سے پانی پلانا اور بھی ممنون احسان
کرتا تھا۔

میاں [illegible] علی صاحب کی سبیل برف کی تھی اور
[illegible] کی سبیل شربت اور برف کی تھی۔
[illegible] کی سبیل [illegible] دودھ اور
شکر کا انتظام کیا گیا تھا اور اسکے عقب میں ایک بہت

پر ایک خیمہ نصب کیا گیا تھا جسمیں پہلے شہادت نامہ
پڑھا گیا اور اسکے بعد سبیل کا آغاز کر دیا گیا اور بہت
بڑی خیرات کی گئی اس سبیل پر بخط جلی چار یاری
سبیل لکھا ہوا تھا واقعی بڑے ازدحام کی سبیل
تھی۔ عبد الغنی صاحب کی سبیل پر یہ شعر بخط جلی لکھا
ہوا تھا شعر سقائیوں آ کہ جو پانی کی طلبگاری ہے۔
چشمۂ فیض حسین ابن علی جاری ہے۔ اور سبیل نذر
حسین پر یہ شعر بہت جلی قلم سے لکھا ہوا تھا ؎
چراغ و مسجد و محراب و منبر ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
مجموعہ شربت کی سبیلیں شکر کی تھیں خصوصاً گول دروازے
والی شربت کی سبیل ایک ہندو صاحب کی بہت قابل
تعریف ہے جو صبح سے دس بجے رات تک برابر جاری
رہی۔

تعزیوں کی صنعت اور خوشنمائی اپنی نوعیت میں فرد تھی
علاقہ ہندوؤں کا تعزیہ جسپر گوٹے پٹھے کا اور بہت
کا کام تھا۔ زردوزی تعزیہ زرد محل کا تعزیہ پھولوں
کا علم اور پھولوں کی سبیل بھی بہت نفیس تھی۔
جوکا کا تعزیہ بتاشہ کا تعزیہ روئی کا تعزیہ تو گزرہ تعزیہ
براق آلم سبز شیشہ کا تعزیہ بالو کا الم جالی کا تعزیہ
الائچی کا تعزیہ چٹائی کا تعزیہ اطلس کا تعزیہ چھلیوں
کا تعزیہ [illegible] کا تعزیہ درزیوں کا قابل تعریف تھا
اور محنت شاقہ سے تیار کیا گیا تھا۔ چوڑی کا تعزیہ
مولوی گنج کی [illegible] صدر کا چار یاری جھنڈا جسمیں
(چار سو جھنڈا) لگا ہے چار یار باک کا بڑی خوش الحانی
سے پڑھا جا رہا تھا۔ سفید کپڑے کا تعزیہ کپڑوں
کا تعزیہ براق مختلف ساز و سامان کے تعزیئے مختلف
صنعتوں کی تھیں۔

مرثیے اور نوحے اکثر اون صاحبزادگان حضرت علی
کے نام کے تھے جنکو شیعہ حضرات نے فروگزاشت کر
دیا ہے اور جنکے نام حضرت علی نے خلفائے ثلاثہ کے
نام پر محض برکت حاصل کرنے کے واسطے رکھے تھے اور
جنکا ماتم کرنے والا سوائے انکے اور کوئی نہ تھا ؎
مرے بوبکر عمر اور عثمان نہ آج نقش میں سب بے کفن ہیں
ہم یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ اس چہلم میں نوحوں اور
مرثیوں کا رنگ بہت کچھ بدلا ہوا تھا مصنوعی اور
جھوٹے حالات نہ تھے بلکہ اصلی تبلیغیں [illegible] و
نصائح سے مملو تھیں۔ چنانچہ یہ قریب [illegible] رہے تھے

مین غرق نہ ہو جائے اسمانی و ارضی آفات وبلیات کا بڑا مدعا یہی ہوتا ہے کہ انسان آئندہ کے لیے متنبہ ہو جائے ایسی ہی ایک مہیب تنبیہ سے صوبجات متحدہ امریکہ مین کام لیا گیا ہے اسکے مغربی ساحل کے کلان ترین شہر سان فرانسسکو کے چار لاکھ باشندے سر بفلک محلات مین ۱۷ اپریل کی رات کو حسب معمول بے فکر ہو کر سوئے۔ صبح ابھی بستر راحت سے اٹھنا نصیب نہ ہوا تھا کہ پانچ بجے تمام شہر سرنگون تھا۔ اچانک زلزلہ آیا اور صرف تین منٹ رہا۔ مگر خدائی جلال تو ایک ثانیہ کے عرصہ مین بھی کل کائنات کو غارت کر دینے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ ان تین منٹون مین کل عمارتین جو آسمان سے باتین کر رہی تھین سطح زمین کے ساتھ برابر ہو گئین۔ آپس مین ٹکرانے سے مصالحہ عمارتون کے باہم رگڑ کھانے سے اور گیاس کے نلون کے پھٹنے سے آگ بھی لگ گئی۔ اور رہی سہی کسر اس نے نکالنی شروع کر دی۔ چار دن تک شعلے قابو مین نہ آسکے اور بمشکل صرف ایک محلہ اوسکی تاخت سے بچایا جا سکا۔

بیس میل مربع علاقہ بالکل خاکستر ہو گیا۔ زلزلہ اور آتش زدگی سے ایک ارب روپیہ کا نقصان ہوا ہوگا۔ تین چار ہزار باشندے ہلاک و مجروح ہوئے۔ اور باقی بے آب و دانہ کئی دن باہر کھلے میدانون مین سسکتے رہے۔ اس ہولناک تباہی کے حالات سنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔

لیکن جس مستعدی سے باشندگان ملک مصیبت زدون کی امداد پر کھڑے ہو گئے ہین اوس سے کسیقدر اشک شوئی ہو جاتی ہے۔ کرورہا روپیہ انکی امداد کے لئے چندہ اور سرکاری امداد سے جمع ہو گیا۔ اور سامان خوراک بسرعت تمام برباد شدہ شہر کو بھیجے جا رہے ہین۔

اور آتش زدگی کی بیمہ کرنے والی کمپنیون نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ بیمہ کرنے والونکے مطالبات بلا تامل ادا کرین گے۔

ڈاکخانہ کے ۱۱ کلرک تین دن بعد ملبہ سے زندہ مگر بیہوش نکلے۔ ڈاک کے تھیلے صحیح و سلامت پائے گئے لارڈ منٹو نے یہان سے ہمدردی کا تار بھیجا۔

سلطان المعظم نے فرمان جاری کیا ہے کہ حجاز ریلوے پر کام کرنے والی فوجون کی تعداد بہت جلد بڑھا دینی چاہئے تاکہ کام تیزی اور آسانی سے انجام پا سکے +

بغداد کی چھٹی آرمی کور مین جو نئے سپاہی بھرتی کئے گئے ہین ان مین سے ۳۵۰۰ سپاہی منتخب کر کے حجاز ریلوے پر لگا دئے گئے ہین +

حجاز ریلوے لائن پر جسقدر مرطوب مقامات واقع ہوئے ہین وہان بید کے درخت نصب کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے جن سے پیداوار کی منفعت ہونے کے ساتھ سڑک کی پائیداری بھی منظور ہے +

حجاز ریلوے کی مجلس تعمیرات نے ۲ ہزار آہنی پٹریون اور دس ہزار ٹن دوسرے آہنی سامانون کے لئے یورپ کو آرڈر دیا ہے +

مصر کے مشہور بندرگاہ البحیرہ مین یوحنا جرجس نامی ایک قبطی عیسائی مشرف باسلام ہو گیا تھا حاکم شہر نے اطلاع پا کر دو پادریون کو اسکام کے لئے مقرر کیا کہ جرجس کو سمجھا بجھا کر مسلمان ہونے سے باز رکھین۔ مگر جرجس کے ارادہ مین فرق نہین آیا اور اسنے اپنا اسلامی نام محمد حمید رکھا ہے۔

۱۳ صفر ۱۳۲۴ھ کو قاہرہ (دار السلطنت مصر) کے میدان محمد علی مین محمل شریف کے بخیریت واپس آنے پر نہایت دھوم دھام سے جلسہ کیا گیا۔ خدیو معظم اور تمام امرا اور وزرا میدان مین استادہ تھے جسوقت امیر حج محمل شریف اور فوج کے ہمراہ گشت لگا کر میدان محمد علی مین پہونچے اور خدیو معظم نے زیارت کر لی تو سلامی کی مسلسل توپین سر کی گئین اور جلسہ برخاست کیا گیا۔ محمل کے آنے کی خوشی مین حسب معمول تمام دفاتر اور محکمون مین تعطیل رہی۔

مقدمہ مقبول احمد شیعی منجانب ملزم شیعی صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر فیض آباد کے اجلاس مین اپیل دائر کیگئی آخر مین ۲۶ اپریل پیشی کے لئے مقرر تھی مگر ملزمان کیطرف سے عدالت عالیہ جوڈیشل لکھنؤ مین انتقال مقدمہ کی درخواستین گذرین اس سبب سے ۲۶ کو پیشی نہین ہوئی اب ۳ مئی تاریخ عدالت عالیہ نے مقرر کی ہے اور درصورت منتقل نہ ہونے کے ۹ مئی کو بمقام فیض آباد مین اپیل کی پیشی ہو گی۔ درخواست انتقال مقدمہ کے ساتھ ۱۴ حلفنامہ شامل کئے گئے ہین حلفنامہ داخل کرنے والونکا نام شائع کرنا بالفعل ضروری نہین معلوم ہوتا مگر یہ امر عجیب ہے کہ اسمین ناچیز ایڈیٹر النجم اور مولوی عبد الحکیم صاحب و مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کی بھی بیجا شکایت کی گئی ہے کہ یہ لوگ مولوی مقبول احمد صاحب کیطرف سے اہل سنت کو مشتعل کر رہے ہین اگرچہ ایسی بے سر و پا باتین کچھ وقعت نہین رکھتین مگر تعجب ہے تو یہ کہ ایسی بے اصل باتونکے ایجاد کرنے والون کو شرم کیون نہین آتی مقبول احمد صاحب کے بیانات کی سخت جسوقت لکھنؤ مین سرگرمی کے ساتھ پھیل رہی تھی اسوقت نہ النجم ہی کا وجود تھا اور نہ ایڈیٹر النجم لکھنؤ مین تھا۔

ایڈیٹر شیعہ نے اس مرتبہ دو بے اصل خبرین اپنے پرچہ مین درج کی ہین اول یہ کہ لکھنؤ کے سنیون نے بیا رہا ری تعزیہ اٹھانے کے لئے درخواست کی تھی مگر نا منظور ہوئی۔ دوسرے یہ کہ لکھنؤ کے سنیون نے سلطان المعظم کے یہان ایک میموریل بھیجنے کی تجویز کی ہے کہ شیعون کو کربلائے معلیٰ مین آنیکی ممانعت کر دیجائے۔ چہ خوش معلوم نہین کہ ان بے سر و پا باتون سے کیا مل جاتا ہے۔

شاید ایڈیٹر صاحب شیعہ اپنے ان مضامین کو اپریل فول بتائین (یعنے اپریل مہینے کی وجہ سے جھوٹ بولا گیا) مگر کیا ایسے جھوٹے مضامین جنسے فریقین مین اشتعال بڑھے اپریل فول کی وجہ سے جائز ہو سکتے ہین۔

اعلان

۲۸ صفر کا پرچہ شائع نہین ہوا اگر اسکے بعد ترجمہ تاریخ طبری مع الضاعف شائع کیا جاتا ہے ناچیز ایڈیٹر اس زمانہ مین سخت علیل ہو گیا کئی دن متواتر نہایت شدت سے بخار آیا قریب قریب سرسامی کیفیت کے ہو چلی تھی بعدہ چیچک نمودار ہوئی مگر بفضلہ تعالیٰ اب صحت ہو گئی ضعف اور چیچک کی گرمی باقی ہے خدا نے چاہا تو بہت جلد جاتی رہیگی اللہ کا شکر ہے کہ اسنے محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائی۔

اعلیٰ درجے کا خوشبودار سفوف شاہی واشر

[illegible]

سلطانی

[illegible]

ترجمۂ اسد الغابہ جلد اول

خدا کی عنایت سے پورا ہو گیا جسمین عبارت جامعیت و اختصار لیے تھا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر مبارک کے بعد (۷۶۶۳) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مبارک تذکرہ کیا گیا ہے بہت تھوڑی سی جلدین ہمارے پاس باقی ہین قیمت فی جلد عاہ مقرر کیگئی ہی شائقین جلد اس نعمت سے بہرہ ور ہون ورنہ پھر وقت ملنا مشکل ہو گا ایسے نایاب جواہر ہاتھ نہین آتے

شیعہ سنی کا مناظرہ حصہ اول

جو سالگذشتہ اشتہار کے ساتھ مین شائع ہوا نہایت دلچسپ اور لطیف عبارت تہذیب و متانت مین بھی اپنا آپ ہی نظیر علمی تحقیقات اور نہایت ضروری معلومات کا خزانہ قیمت عہ

مطرقۃ الکرامہ

جناب عمدۃ المتکلمین مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کی تصنیف شیعون کے استدلال کی نہایت وضاحت سے تردید کیا گیا ہے قیمت

آیات بینات حصہ فدک

حق یہ ہے کہ اس جلد مین نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخان صاحب (احسن اللہ عاقبتہ وحشرنا واباہ فی الآخرۃ) نے اپنی قابلیت و کوشش کا جوہر دکھایا ہے طعن فدک کی بیخکنی کے علاوہ ایک نئی تحقیق کے انداز سے انہوں نے عوام کو ورطۂ حیرت مین ڈال دیا خدا انکی یہ سعی قبول فرمائے قیمت بہ رعایت خاص ۱۲ مع محصول

آئینۂ اسلام

یہ رسالہ ہمارے مکرم جناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی تالیف ہے اس رسالہ مین ان ستر سوالات کے جواب ہین جو ضلع فیض آباد کے ایک شیعی نے عقدۂ لاینحل سمجھکر پیش کیے تھے یہ رسالہ صرف ان سوالات کا جواب ہی نہین بلکہ مسئلہ خلافت کا قطعی فیصلہ ہے قیمت مع محصول ڈاک ۳

(لوہے کی لکھی ہوئی کتابین عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کیجیے)

قصہ عبد الرحیم بن علی عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

جناب مولوی محمد عبد الواحد صاحب حنفی نقشبندی نے تالیف فرمایا ہے عجب پر درد قصہ ہے طرز بیان نہایت سوزناک اور عشق آمیز ہے قیمت ۴

شائقین اس پتہ سے طلب فرمائین

شہر شاہجہانپور محلہ بارہ زئی مکان جناب محمد حسین خانصاحب رئیس محلہ بخدمت شریف مولوی عبد الواحد صاحب

کارخانہ حکیم محمد عبد الرحمن و حافظ محمد خلیل الرحمن لکھنؤ گلی پارچہ



یہ تمغہ معہ سارٹیفکٹ کے سرکار انگریزی نے نمایش کلکتہ مین بعوض عمدگی کے سلسلہ مین عطا فرمایا ہے جو ۱۸۹۶ء مین ہوئی تھی

فہرست اشیاء موسم گرما و سرما

قیمت	عرض	طول	نام جنس
[illegible]	۱۰ گرہ	۱۰ گز	تھان گاڑھا [illegible]
[illegible]	"	"	تھان چکن [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان چکن [illegible]
[illegible]	۱۰ گرہ	۲ گز	دوپٹہ ململ [illegible]
[illegible]	"	"	دوپٹہ [illegible]
[illegible]	"	"	دوپٹہ [illegible]
[illegible]	۱۰ گرہ	۲ گز	ساری [illegible]
[illegible]	"	"	جامہ چکن [illegible]
[illegible]	"	"	پائجامہ [illegible] سوتی و ریشمی
[illegible]	"	"	صدری ریشمی و سوتی
[illegible]	"	"	خوانچہ پوش [illegible]
[illegible]	"	"	لحاف پلنگ پوش [illegible]

تمباکو کی مشکی گولیان خوشبودار

یہ گولیان اعلیٰ درجے کی خوشبودار سب آمیزش بعض جواہر اور ادویہ کے نہایت خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح قلب مجلی دندان ہین۔ ایک گلوری کی مقدار کے برابر کافی ہوتی ہین۔

قیمت	وزن	تفصیل مشکی گولیون کی
عہ	۲ تولہ	گولیان [illegible]
عہ	۳ تولہ	گولیان [illegible]
عہ	۵ تولہ	چٹنی [illegible]

محمد عبد الرحمن و حافظ خلیل الرحمن تاجران چکن لکھنؤ گلی پارچہ

شہر لکھنؤ عمدۃ المطابع سے چھپکر باہتمام مولوی محمد عبد الشکور مالک و ایڈیٹر کے شائع ہوا

ترجمہ اسد الغابہ جلد اول

خدا کی عنایت سے پورا ہو گیا جسمین نہایت جامعیت اختصار لیسا تھا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر مبارک کے بعد (۲۲۰۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مبارک تذکرہ کیا گیا ہے بہت تھوڑی سی جلدین ہمارے پاس باقی ہین قیمت فیجلد عار مقرر کیگئی ہے شائقین جلد اس نعمت بیبہا کو حاصل کریں تین روپیہ صرف ملسکتا ہے مگر ایسا نایاب جواہر وقت پر نہ ملیگا

شیعہ سُنی کا مناظرہ حصہ اول

جو سال گذشتہ انجمن کے ساتھ مین شایع ہوا نہایت دلچسپ لطیف عبارت تہذیب و متانت مین بھی اپنا آپ ہی نظیر عقلی تحقیقات اور نہایت ضروری معلومات کا خزانہ قیمت عہ

مطرقۃ الکرامہ

جناب عمدۃ المتکلمین مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کی تصنیف شیعہ لیس ہلال کی شناوصفائی وقت کا کیا پوچھنا ہے قیمت

آیات بینات حصہ فدک

حق یہ ہے کہ اس جلد مین نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخان صاحب (احسن اللہ عاقبتہ وعن نسیاۃ آخرتہ) نے اپنی قابلیت و کوشش کا جوہر دکھایا ہے علیحدہ فدک کی بحث کے علاوہ ایک نئی تحقیق کے اندر سے انہون نے عوام کو قہقہہ کر دیا خدا ان کی یہ محنت قبول فرمائے قیمت بہ رعایت خاص ۱۲ عار

آئینہ اسلام

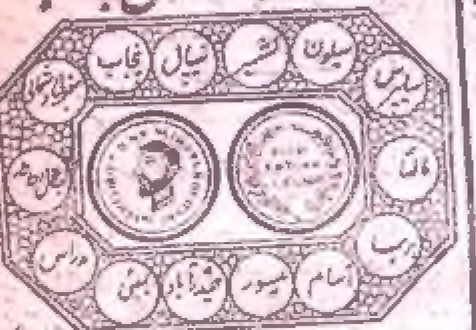
یہ رسالہ ہمارے مکرم جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب کی تالیف ہے - اس رسالہ مین ان ستر سوالات کے جواب ہین جو ضلع فیض آباد سے ایک شیعی نے عقدۂ لاینحل سمجھکر پیش کیے تھے یہ رسالہ صرف ان سوالات کا جواب ہی نہیں بلکہ مسئلہ خلافت کا قطعی فیصلہ ہے - قیمت مع محصولڈاک ۳ (اوپر کی لکھی ہوئی کتابین عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کریں)

قصہ عبد الرحیم بر عی عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

جناب مولوی محمد عبد الواحد صاحب حنفی نقشبندی نے تالیف فرمایا ہے عجب پر درد قصہ ہے طرز بیان نہایت سوزناک اور عشق آمیز ہے قیمت ۴ شائقین اس پتہ سے طلب فرمائین

شہر شاہجہانپور محلہ بائزوزئی مکان جناب محمد حسین خانصاحب رئیس محلہ - بخدمت شریف مولوی عبد الواحد صاحب

کارخانہ حکیم محمد عبد الرحمن و حافظ محمد خلیل الرحمن لکھنؤ گلی بارجہ



یہ تمغہ معہ سارٹیفکیٹ سرکار انگریزی نے نمایشگاہ لندن میں ... فرل کی عمدگی کے صلہ مین عطا فرمایا ہے جو ۱۸۹۶ء مین ہوئی تھی

فہرست اشیاء موسم گرما و سرما -

قیمت	عرض	طول	نام جنس
عہ سے عہ تک	۱۰ گرہ	۲ گز	تھان کلی دار نہایت نفیس انگرکھا ٹوپی کے واسطے
٭ سے ٭ تک	″	″	تھان چکن کلی دار بہت عمدہ کام لوچن پیام
٭ سے ٭ تک	″	″	تھان چکن بیل بوٹی دار انگرکھا و کرتہ کے واسطے
٭ سے ٭ تک	۱ گز	۳ گز	دوپٹہ کلمی نہایت عمدہ قابل خاص استعمال
عار سے عہ تک	″	″	دوپٹہ چکن کا ٭ بیل بوٹی دار
عہ سے عہ تک	″	″	دوپٹہ چکن بیل بوٹی دار نہایت عمدہ وقیمتی
٭ سے عہ تک	۱ گز	۲ گز	ساری جالدار اصلی کام بہت عمدہ کلمی
٭ سے ٭ تک	٭	٭	جہانگیری ٹوپی خاص اہل علم کے لیے
عہ سے ٭ تک	٭	٭	پانجامہ و کھنہ سوتی و ریشمی
عہ سے ٭ تک	٭	٭	صدری ریشمی و سوتی
٭ سے ٭ تک	″	″	فرش چاندنی بوٹی دار جالدار سفید و رنگین
٭ سے ٭ تک	″	″	لحاف پلنگ پوش جھالر دار

تمباکو کی مشکی گولیان خوشبودار

یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار سبب آمیزش بعض جواہر و ادویہ کے نہایت خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح قلب مجلی دندان ہین - ایک گلوری کی مقدار کے برابر تیار ہوتی ہین -

قیمت	وزن	تفصیل مشکی گولیون کی
عہ	۲ تولہ	گولیان مرقدار مشک آمیز جو خوشبو مین ...
عہ	۴ تولہ	گولیان وہ بلا ذوق سواد ...
عہ	۵ تولہ	جنتی بینے قوام مشکی گولیان جنتی ہین

محمد عبد الرحمن و حافظ خلیل الرحمن ... حکیم لکھنؤ گلی بارجہ

شاہی ... خوشبودار سفوف

اعلیٰ ... [illegible]

حب سلطانی

[illegible]

[illegible]

شہر لکھنؤ عمدۃ المطابع سے چھپکر باہتمام مولوی محمد عبد الشکور مالک و ایڈیٹر کے شائع ہوا